Lesson 1: Al-An'aam (Ayaat 1 - 19): Day 3

سُورَةُ الْاِنْعَامِ كى تفسیر

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پہلے توحید کے دلائل دیئے۔ پھر اپنی ذات پر غور و فکر کی دعوت دی۔
اب اگلی کچھ آیات میں پچھلی قوموں کے واقعات ہیں۔ مکہ والوں کو تو ڈانٹا گیا ہے لیکن ہمارے لئے بھی
یہاں پیغام ہے۔

کہ جب کوئی قوم اللہ کا حق نہیں دیتی اور توحید کو چھوڑ کر شرک میں چلی جاتی ہے تو پھر کیا ہوتا ہے؟

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿4﴾

اور ان کے پاس کوئی نشانی بھی ان کے رب کی نشانیوں میں نہیں آتی مگر وہ اس سے اعراض ہی کرتے
ہیں۔ (4)

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دو طرح کی ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی آیات دو قسم کی ہیں۔ ایک تو وہ جو ہم
قرآن کی آیات پڑھتے ہیں۔ دوسری وہ آیات اور نشانیاں جو کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہمارے ارد
گرد ہمیں نظر آتی ہیں۔

ایک کتاب ہمارے سامنے کھلی ہے اور ایک کتاب کائنات میں کھلی ہوئی ہے۔ یہ چاند، سورج،
ستارے، پھل پھول، فصلیں، چرند پرند، انسان حیوان۔ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ یہ تو ہر مسلم اور غیر مسلم
دیکھ رہا ہے۔ لیکن ان کو محسوس کرنے کے لئے عبرت کی نظر سے دیکھنا لازم ہے۔

ایک نشانی ہے پچھلی قومیں۔ گزری ہوئی قوموں سے سبق سیکھا جائے۔ اُن سے عبرت حاصل کی جائے۔ یعنی تاریخ سے سبق سیکھنا۔ قوم عاد کو دیکھو۔ قوم ثمود سے سبق سیکھو۔ کل تک یہ یہاں تھے۔ آج کہاں ہیں۔

مُعْرِضِينَ: معرض کی جمع۔ عرض چوڑائی کو کہتے ہیں۔ یعنی چوڑے ہو کر پھرتے تھے۔ اعراض کرتے تھے۔ اللہ کی نعمتوں کو پا کر ناشکری کرتے تھے۔ انہوں نے کسی طرح کی آیات سے کوئی فائدہ نہیں لیا۔

فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿5﴾

انہوں نے اس سچی کتاب کو بھی جھٹلایا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچی، سو جلدی ہی ان کو خبر مل جائے گی اس چیز کی جس کے ساتھ یہ لوگ استہزا کیا کرتے تھے۔ (5)

حق کو جھٹلادیا۔ اللہ حق ہے، اللہ کا پیغام حق، اللہ کے نبی حق۔ تعلیمات ملیں تو وہ نہ مانے۔ اللہ کی نشانیوں کا انکار کر دیا۔

سورة الانبياء کی آیت 2: **مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِمْ مُّحَدَّثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ**

﴿۲﴾ ان کے پاس کوئی نئی نصیحت ان کے پروردگار کی طرف سے نہیں آتی مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے

سنتے ہیں ﴿۲﴾

یہ لوگ کھیل تماشوں میں پڑ گئے۔

ایک عربی مفسر کہتے ہیں کہ اور اللہ کی آیات کا تین طرح سے اعراض کرتے تھے۔ جب آیات پیش کی جاتی تو منہ پھیر لیتے۔ پھر کچھ لوگ جھٹلا دیتے۔ اور کچھ ان کا مذاق اڑاتے تھے۔

آج ہم کیا کرتے ہیں؟ کیا آج بھی مسلم یا غیر مسلم اللہ کی آیات سے اعراض کرتے ہیں؟

آج لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں آتا ہے سب کچھ۔ ہم نے نہیں سیکھنا۔ سیکھ لیں گے جب وقت ملے گا۔ وغیرہ۔ آج بھی ایسی باتیں سننے کو ملتی ہیں۔

پہلا درجہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ دوسرا درجہ کہ میں نہیں مانتی۔ منہ پھیرتے ہیں۔ تکزیب کرتے ہیں۔ دُور ہو جاتے ہیں۔ پھر اگلا درجہ کہ مذاق اڑاتے ہیں۔

آج مسلمان بھی یہ کام کر رہے ہیں۔۔ پہلا درجہ تو یہ کہ خود عمل ہی نہیں کرتے نہ سیکھنے سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسرا درجہ، کہ دین سے دُور ہو کر حدیں توڑ کر جو مرضی کر رہے ہیں۔ کچھ تو آخری درجے تک جاتے ہیں۔ اسلام کی عبادات کا مذاق۔ داڑھی کا مذاق۔ پردے اور حجاب، تسبیح کا مذاق اڑاتے ہیں۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَالًا مُمْكِنًا لَهُمْ
وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَمْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَا هُمْ
بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٦﴾

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں اور ہم نے ان کے

نیچے سے نہریں جاری کیں۔ پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور ان کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔ (6)

یہ لوگ ذراتِ تارِ پٹھ کر دیکھ لیں۔ یعنی اللہ نے پچھلی قوموں کو تم سے بھی زیادہ کچھ عطا کیا تھا۔ آج تم کس بات پر غرور میں ہو۔ آج تم سپر پاور بنے ہوئے ہو۔ ذرا پہلی قوموں کو بھی دیکھ لو۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے نعمتیں عطا کی تھیں۔

مَكَّنَّا: مکان سے ہے۔ **مِدْرَارًا:** درر: کثرت۔ یعنی بہت زیادہ۔

یعنی بارشیں زیادہ تھیں۔ پھل اور فصلیں زیادہ تو پھر جانور دودھ بھی زیادہ دیتے ہیں۔ رزق عطا کیا۔ خوشحال قومیں تھیں۔

سورة القصص۔ آیت 58، 59

اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اُچک لئے جائیں۔ کیا ہم نے اُن کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں (اور یہ) رزق ہماری طرف سے ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ﴿۵۷﴾ اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنی (فراخی) معیشت میں اترارہے تھے۔ سو یہ اُن کے مکانات ہیں جو اُن کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم۔ اور اُن کے پیچھے ہم ہی اُن کے وارث ہوئے ﴿۵۸﴾

مصر میں بھی ایسی مثالیں نظر آتی ہیں۔ کہ اہرام پڑے ہیں لیکن وہاں بسنے والے چلے گئے۔

وَ كُنَّا نَحْنُ الْوَارِثُونَ۔ یعنی اللہ ہی مالک اور وارث ہے۔

دُنیا کی قوموں کو دیکھ لیں۔ غرور میں ہیں کہ ہمارے پاس سب کچھ ہے۔ اسی طرح کچھ لوگ جو بہت امیر ہیں۔ کاروبار، پرائیویٹ جہاز، بڑے بڑے گھر۔ کسی کو کچھ نہیں سمجھتے۔ ظلم دھوکے سب کچھ کرتے ہیں۔

پھر ایک جھٹکا لگتا ہے اور بندہ زمین کے اندر پہنچ جاتا ہے۔ سب چلے جائینگے۔ چاہے وہ سپر پاورز ہوں۔ اللہ اکبر۔ وہی سپر ایم پاور ہے۔ صرف اللہ وہی باقی رہ جائے گا۔ باقی سب فنا ہو جائینگے۔ گناہوں کی کثرت ہو تو پھر وہ عذاب کی سورت میں پلٹ آتے ہیں۔

یعنی اُن کو سب کچھ عطا کیا تھا لیکن وہ فاسقین تھے تو "فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مَنْ بَعْدَهُمْ قَرْنًا آخَرِينَ"۔ اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا / انہوں نے اچھے کام کیے تو اللہ مزید دیتا ہے۔ لیکن بُرے کام کا نتیجہ سزا اور عذاب ہے۔

ہم سب کے لئے سبق ہے۔ کہ جب مسلمان اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ تو اللہ حکومت اور نعمتیں دیتا ہے۔ اور جو نہی مسلمان اللہ کی حدیں توڑتے ہیں۔ تو پھر اللہ کا عذاب آجاتا ہے۔ ہمیں پھر عذابات پر ترس آتا ہے۔ حالانکہ عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

آپ ایک اصول سمجھ لیں کہ جب کوئی قوم ترقی کرتی ہے تو پھر وہ قوم بے حیائی کرنے لگتی ہے۔ آپ پچھلی قوموں کے آثارِ قدیمہ کو دیکھ لیں۔ آپ کو نظر آئے گا کہ وہاں سے بُت اور موسیقی اور بے حیائی والی چیزیں نکلتی ہیں۔ کلچر اور آرٹ کے نام پر بے حیائی عام ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو دیکھ

لیں ہم پاکستان کے آزادی کے دن کو منانے کے لئے جشن کے نام پر کیا کرتے ہیں؟ کیا اللہ کی فرمانبرداری والے کام کرتے ہیں؟ یا اللہ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں؟

پچھلی ساری قوموں کی کہانیاں پڑھ کر دیکھ لیں۔ گریک قوموں کی فائن آرٹ دیکھ لیں ننگے بت، گندی تصویریں نظر آئیں گی۔

شاعری، ڈائجسٹ سے کام شروع ہوتے ہیں۔ پھر ایسے پارک بناتے ہیں جہاں ننگے بت لگائے جاتے ہیں۔ انسان کو گندگی اور فحش چیزیں اچھی لگنے لگتی ہیں۔

آج ایسا طبقہ اٹھ گیا ہے جو دین کے نام پر فحش اور بے حیائی کی حرکتیں کرنے لگتے ہیں۔

آج جب سیلاب اور زلزلے آتے ہیں تو کیا اس کی وجہ ہمارے گناہ تو نہیں ہیں؟ اللہ قوموں کو اجتماعی گناہوں پر پکڑتا ہے۔ پھر اُس قوم کے نیک بھی پس جاتے ہیں۔

اللہ کے لئے کوئی مثال نہیں ہے لیکن ہم سمجھنے کے لئے دیکھ لیں کہ جیسے بعض اوقات ماں کو غصہ آ جاتا ہے تو سب بچوں کو ایک ایک تھپڑ لگ جاتا ہے۔ جو چپ کھڑا ہو وہ بھی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات جب عذاب آتے ہیں تو پوری قوم پر آتے ہیں۔

لَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَابٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالُوا الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾

اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہو کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے پھر اس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ کچھ بھی نہیں مگر صریح جادو ہے۔ (7)

جب اللہ کے نبی زبانی آکر اللہ کا پیغام دیتے تھے تو وہ مشرکین کہتے تھے۔ کہ کہاں لکھا ہے؟ وحی کہاں ہے؟ جبرائیل کہاں ہیں۔ اُن کو یقین نہیں آتا تھا۔ اللہ کے نبی پریشان ہو جاتے کیونکہ وہ سچے تھے۔
مثال جیسے کوئی حدیث کی دلیل یارینس مانگیں۔ ہمارا دل کرے گا کہ ہم اُن کو وہ بتائیں۔ تاکہ وہ عمل کرنے لگیں۔

مثال کہ لوگ نماز کی سب احادیث پڑھ کر سیکھ کر بھی باپ دادا والی نماز پڑھتے ہیں۔ سنت و حدیث پر عمل نہیں کرتے۔

شائد ابھی عادت نہیں بدلی۔

اللہ کے نبی کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ پریشان نہ ہوں۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكَ الْقُضِيِّ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿٨﴾

اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ پھر ان کو ذرا مہلت نہ دی جاتی۔ (8)

شروع میں تو مشرکین نے توجہ ہی نہیں دی۔ کہنے لگے کہ یہ دیوانے ہو گئے ہیں۔ مکی دور کا درمیانہ دور لگ رہا ہے لیکن پھر وہ بحث کرنے لگے تھے۔ مثلاً یہ کہتے؛ لکھا ہوا دکھائیں۔ آپ نئی باتیں کرتے ہیں۔ آپ ہمیں گمراہ کر رہے ہیں۔

ذرا تصور میں لائیں کہ اللہ کے نبی کیسے فکر کر رہے ہیں۔ اللہ کا پیغام دے رہے تھے وہ آکر کہتے تھے کہ ہمیں بھی فرشتہ دکھاؤ۔ ہمیں لکھا ہوا دکھاؤ۔ ہمیں معجزہ دکھاؤ۔

اللہ فرماتے ہیں کہ جب فرشتہ آئے گا تو پھر ان کو فائدہ نہیں ہوگا۔

سورة الفرقان آیت 7، " اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔

کیوں نازل نہیں کیا گیا اس کے پاس کوئی فرشتہ اس کے ساتھ ہدایت کرنے کو رہتا ﴿۷﴾ "

آیت 22، 21،، اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے۔ کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ

نازل کئے گئے۔ یا ہم اپنی آنکھ سے اپنے پروردگار کو دیکھ لیں۔ یہ اپنے خیال میں بڑائی رکھتے ہیں اور

(اسی بنا پر) بڑے سرکش ہو رہے ہی ﴿۲۱﴾ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں کے

لئے خوشی کی بات نہیں ہوگی اور کہیں گے (خدا کرے تم) لئے (اور بند کر دیئے) جاؤ ﴿۲۲﴾

لوگ اسی طرح ہر دور میں دین داروں سے مطالبے کرتے ہیں۔ کہ بلاؤ فرشتہ، لے آؤ جس کو لانا ہے۔

دو ہمیں سزا۔ وہ بہت تکبر میں تھے۔ پہلی قوموں نے بھی یہی کیا۔ آج بھی لوگ یہی کرتے ہیں۔

کچھ لوگ اپنے آپ کو صحیح سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ جہالت میں ہوتے ہیں۔ ابو جہل نے خانہ کعبہ کے

پردوں کو پکڑ کر دعا مانگی کہ یا اللہ جو سچا ہے اُس کو فتح دے۔ یہ خطرناک بات ہے کہ غلط شخص اپنے

آپ کو صحیح سمجھے۔

اللہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل نہ کرے۔ آمین۔

یعنی فرشتے تو آجائینگے لیکن پھر مہلت نہیں ملے گی۔

اور جگہ ہے آیت «يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حَجْرًا مَّحْجُورًا» (25- الفرقان: 22) ” جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن گھنگار کو کوئی بشارت نہیں ہوگی۔“

جب اللہ کے نبی کے پاس پہلی دفعہ فرشتہ آیا تھا تو وہ گھبرا گئے تھے۔ اللہ کے نبی کو بخار ہو گیا۔ پریشان ہو گئے تھے۔ بوجھ تھا۔ یہ لوگ فرشتوں سے بات نہیں کر سکیں۔ اگر فرشتہ آتا تو پھر ان کو مہلت نہ ملتی۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبَسُونَ ﴿٩﴾

اور اگر ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اس کو آدمی ہی بناتے اور ہمارے اس فعل سے پھر ان پر وہی اشکال ہوتا جو اب اشکال کر رہے ہیں۔ (9)

یعنی اگر فرشتے کو بھیج دیتے تو پھر ایک تو یہ کہتے کہ یہ فرشتہ ہے ہم انسان ہیں۔ دوسرا اگر انسان کی شکل میں ہی بھیجنا تھا تو بہتر ہے کہ انسان ہی ہوتا۔ جو ان میں رہتا اور ان کو زندگی گزار کر دکھاتا۔ انہی جیسا ہوتا اور ان کو اللہ کا پیغام دیتا۔

عمل کا نقطہ: تم کیوں بشر یا نور کی بحث میں پڑے ہو۔ تم اللہ کا پیغام سن لو، مان لو۔ اور اس پر عمل کرو۔ اللہ کے نبی کو تسلی دی جا رہی ہے۔

وَلَقَدْ اسْتَهْزِءَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالذِّينِ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾

اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی استہزا کیا گیا ہے۔ پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا تمسخر اڑاتے تھے۔ (10)

یعنی جن لوگوں نے پہلے رسولوں کا مذاق بنایا۔ پھر ان کو عذاب نے آگھیرا۔

جب لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا جاتا تو وہ بات کو جھٹلاتے اور اعراض کرنے لگتے۔ تو اللہ کی طرف سے اس کا جواب آگیا۔

جب آپ اپنی زندگی میں یاراہ چلتے اللہ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور دوسرے آپ کی طرف دیکھ کر مذاق اڑاتے ہیں تو آسمانوں سے جواب آتا ہے۔ آپ تسلی رکھیں۔ اللہ سب دیکھ رہا ہے۔ جب بندہ حقیقت میں اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ تو اللہ اس کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظروا كيف كان عاقبة المكدبين ﴿11﴾

آپ فرمادیجئے کہ ذرا زمین میں چلو پھرو پھر دیکھ لو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (11)

اسلام میں سیر و تفریح کی اجازت ہے۔ لیکن اسلام چاہتا ہے کہ ہمارے سفر علمی سفر ہوں وہاں سے عبرت اور سبق سیکھا جائے۔ آثارِ قدیمہ دکھائے جائیں تو ان سے سبق سیکھا جائے۔ سوچیں یہ کون لوگ تھے؟ جب کبھی عجائب گھر جائیں تو دیکھیں اور عبرت حاصل کریں۔ زیادہ تر توبت ہی رکھے ہیں۔ اس لئے وہاں جانے کو دل ہی نہیں کرتا۔

ہمارے آس پاس عام طور پر تین قسم کی بستیاں ہیں۔؛ انسانی بستیاں یا معاشرے۔، قبرستان۔ اور آثارِ قدیمہ۔

اپنے پرانے بزرگوں کے گھر دیکھ کر سوچیں کیسے وہ چلے گئے ہم نے بھی چلے جانا ہے۔

شعور کو بیدار کرنے کے لئے سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ؛

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ قُلْ لِلّٰهِ ۚ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ
لِيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

﴿۱۲﴾

(ان سے) پوچھو کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے کہہ دو خدا کا اس نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کر لیا ہے وہ تم سب کو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ضرور جمع کرے گا جن لوگوں نے اپنے تئیں نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لاتے ﴿۱۲﴾

اصل میں ہر ایک کو توحید کا معلوم ہے لیکن جب سوال اٹھایا جاتا ہے تو انسان کو احساس ہوتا ہے کہ کوئی ایک ہستی ہے جو ہر چیز کا رب ہے۔ اللہ کے نبی سے فرمایا جا رہا ہے کہ پوچھو ان سے، پھر وہ جواب نہیں دے پاتے تو انہیں بتادو کہ ہر چیز کا مالک اللہ سبحان و تعالیٰ ہے۔ یعنی سب کو معلوم ہے۔ اس حقیقت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ پھر کیسا اللہ ہے؟ بہت بڑا حکمران۔

"۔۔ اس نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کر لیا ہے۔۔"

وہ دُنیا کے بادشاہوں اور حاکموں جیسا نہیں ہے۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ مشرکین اُس کو جھٹلاتے ہیں۔ نافرمانی کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اللہ کی رحمت کی وجہ سے ہم اس دُنیا میں رہ رہے ہیں۔ اللہ بار بار مواقع دیتا ہے۔

اس دنیا میں گھر کے کرائے دیتے ہیں۔ ایئر پورٹ کے ٹیکس دیتے ہیں ہم اس دنیا میں اللہ کے رحم کی وجہ سے رہتے ہیں۔ والدین کو خوبصورت بچے ملتے ہیں۔ اولاد حاصل کرنے کے لئے ہمیں کچھ ٹیکس ادا نہیں کرنا پڑتا۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔

پھر اللہ کی رحمت دیکھیں کہ گناہ کریں تو ایک لکھا جاتا ہے۔ نیکی کریں تو 10 سے لے کر کئی گنا اجر بڑھ جاتا ہے۔

نیکی کا سوچیں ہی تو ایک اجر مل جاتا ہے۔ گناہ کا سوچیں تو کوئی سزا نہیں۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔

"۔۔۔ وہ تم سب کو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ضرور جمع کرے گا جن۔۔۔" قیامت کا آنا بھی اللہ کی رحمت ہے وہ کیسے؟

امتحان کے بعد اگلے درجے میں جاتے ہیں۔ قیامت کے آنے سے نیک لوگوں کو انعام ملیں گے اور بُرے کام کرنے والوں کو ظلم سے روک دیا جائے گا۔

پھر یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ ہم زیادہ تر صحت مند رہتے ہیں یہ اللہ کی رحمت ہے۔ کبھی کبھار ہی بیمار ہوتے ہیں۔ زمین سیدھی ہے۔ غور کریں کہ عموماً خیر زیادہ ہے۔ اس کائنات میں بھلائی زیادہ ہے۔

سانپ کم ہیں۔ مویشی زیادہ ہیں۔ موسم زیادہ وقت اچھا ہوتا ہے کم وقت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ آفات کم آتی ہیں، زیادہ وقت سکون اور عافیت رہتی ہے۔ اللہ کی رحمت ہر طرف نظر آتی ہے۔ اس کائنات میں کوئی چیز بیکار نہیں ہے۔ زہریلے کیڑوں کا بھی فائدہ ہے کہ ہمیں شر اور نقصان سے محفوظ رکھتے ہیں۔

"جن لوگوں نے اپنے تئیں نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لاتے۔۔" جو ایمان نہیں لاتا وہ نقصان میں ہے۔

حدیث کا خلاصہ۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ پیروکار اللہ کے نبی کے ساتھ ہونگے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔

حدیث کا خلاصہ۔ جب اللہ مخلوقات کو پیدا کر چکا۔ تو فرمایا کہ میرے عرش کے پاس ایک جملہ لکھ دو کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ (مسلم)

اپنے ارد گرد دیکھ لیں کہ ہم روز مرہ کی زندگی کیسے عافیت سے گزار رہے ہیں۔

حدیث کا خلاصہ۔ اللہ کی رحمت کے سوحے ہیں۔ جن میں سے صرف ایک ہم اپنی اس دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ماں بھی بچے سے پیار کرتی ہے اور ہم جانوروں کا دودھ بھی نکال لیتے ہیں۔ باقی 99 حصے ہم قیامت کے دن دیکھیں گے جس کی وجہ سے ہمیں انشاء اللہ جنت ملے گی۔

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۗ وَهُوَ السَّبِيحُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳﴾ اور جو مخلوق رات اور دن میں سکون ہے سب اسی کی ہے اور وہ سنتا جانتا ہے ﴿۱۳﴾

سَكَنَ - ہر چیز میں سکون ہے۔ یعنی ہر چیز سکون سے چل رہی ہے۔ کائنات کا کام رواں دواں ہے۔

اور اگر سَكَنَ اِسے ٹھہراؤ کے معنی میں لیں تو کہ رات جاتی ہے تو دن آتا ہے۔ ہر چیز کو اللہ چلا رہا

ہے۔ ہم سوتے اور جاگتے ہیں۔ اللہ کو سب علم ہے۔ اتنا کچھ جاننے کے بعد پھر تم کسی اور کو ولی بنا لو

گے؟

قُلْ أَغْنِيَ اللَّهُ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُهُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ اِنِّى
 اٰمَرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾

کہو کیا میں خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں کہ (وہی تو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی (سب کو) کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا (یہ بھی) کہہ دو کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں اور یہ کہ تم (اے پیغمبر!) مشرکوں میں نہ ہونا ﴿۱۴﴾

ہمارے کھانے کے لئے اللہ نے ہر طرح کی چیزیں پیدا کیں لیکن وہ خود نہیں کھاتا۔ اُسے کسی کی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں اس سے مراد دیویوں اور بتوں کے سامنے رکھے ہوئے کھانے بھی ہیں اور نذر نیاز کی چیزیں بھی۔ اللہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے۔ رب ہمیں کھلاتا ہے۔

مجھے تو یہی حکم کیا گیا ہے کہ "میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں اور یہ کہ تم (اے پیغمبر!) مشرکوں میں نہ ہونا۔" بہت سادہ آیت ہے لیکن سب سے زیادہ یہی سبق انسان کو بھول جاتا ہے۔ میرا رب اللہ ہے۔ مجھے اسی کا حکم ماننا ہے۔ سب سے زیادہ لوگ شرک ہی کرتے ہیں۔ ضرورت کی بات ہے کہ انسان اللہ کی قدرت کو دیکھے اور اُس کے سامنے جھک جائے۔

یہاں ولی سے مراد معبود ہے۔ کہ میرا رب تو مجھے سب کچھ دیتا ہے۔ میں اُسی کا اطاعت گزار بنوں گا۔ میں اپنے رب کو ناراض نہیں کروں گا۔

ایک حدیث کا خلاصہ ہے کہ کچھ مشرکین اللہ کے نبی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے پیسے اور مال کے لئے یہ نبوت کا کام شروع کر دیا ہے۔ ہم آپ کو مال و دولت دے دیتے ہیں کیونکہ آپ غریب

ہیں۔ آپ یہ کام بند کر دیں کیونکہ نئے دین سے گھروں میں فساد ہو رہے ہیں۔ اس پر یہ آیت بھی نازل ہوئی کہ اللہ کو انسانوں سے کچھ نہیں چاہیے۔ اللہ کے نبیؐ سے فرمایا گیا کہ آپ اللہ کے مطیع ہو جائیں۔

ہمارے لئے بھی یہی حکم ہے کہ ہم مسلمان اور اطاعت گزار ہو جائیں۔

جب مشرکین نے دیکھا کہ اللہ کے نبیؐ ایسے نہیں مانتے تو دھمکیاں دینے لگے۔ تو فرمایا گیا کہ آپ کہہ دیں کہ؛

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے ﴿١٥﴾

کہ میں تو صرف اللہ سے ڈرتا ہوں۔ مجھے تو قیامت کے دن کا ڈر ہے۔

ہمارے لئے عمل کا نقطہ: کبھی کوئی غلط کام کے لئے کہے، کسی گناہ پر مجبور کرے تو یہی کہہ دیں کہ مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے۔ قیامت کے دن مجھے حساب دینا ہے۔ ہم دوسروں کے لئے اللہ کو ناراض نہ کریں

مَنْ يُصْرِفْ عَنْهُ يَوْمَ مَدِّ قَدْرَ حِمْلِهِ ۗ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْبَيِّنُ ﴿١٦﴾ جس شخص سے اس روز عذاب ٹال دیا گیا اس پر خدا نے (بڑی) مہربانی فرمائی اور یہ کھلی کامیابی ہے ﴿١٦﴾

اور آیت میں فرمایا ہے «فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ» (3- آل عمران: 185) ”

جو بھی جہنم سے ہٹا دیا گیا اور جنت میں پہنچا دیا گیا اس نے منہ مانگی مراد پالی۔ «فَوْزٌ» کے معنی نفع مل جانے اور نقصان سے بچ جانے کے ہیں۔

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۗ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۗ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾ اور اگر خدا تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر نعمت (وراحت) عطا کرے تو (کوئی اس کو روکنے والا نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿١٤﴾ اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے ﴿١٨﴾

اس کے بعد فرمایا گیا کہ وہ اپنے بندوں پر قہار و غالب ہے (یہاں سے مراد غلبے والا)، سب کی گردنیں اس کے سامنے پست ہیں، سب بڑے اس کے سامنے چھوٹے ہیں، ہر چیز اس کے قبضے اور قدرت میں ہے تمام مخلوق اس کی تابعدار ہے اس کے جلال اس کی کبریائی اس کی عظمت اس کی بلندی اس کی قدرت تمام چیزوں پر غالب ہے ہر ایک کا مالک وہی ہے، حکم اسی کا چلتا ہے، حقیقی شہنشاہ اور کامل قدرت والا وہی ہے، اپنے تمام کاموں میں وہ باحکمت ہے، وہ ہر چھوٹی بڑی چھپی کھلی چیز سے باخبر ہے، وہ جسے جو دے وہ بھی حکمت سے اور جس سے جو روک لے وہ بھی حکمت ہے۔

اس آیت میں ہمارے لئے خوش رہنے کا نسخہ ہے۔ جو چیز میرا رب مجھے دینا چاہے کوئی روک نہیں سکتا اور جو میرا اللہ نہ دینا چاہے وہ دوسرا دے نہیں سکتا۔ اپنے آپ کو اس بات کا یقین دلائیں۔ کہ جو ملے گا اللہ سے ملے گا۔ پھر اسی کی آگے جھک جائیں۔ آپ کو سکون اور دلی خوشی مل جائے گی۔ کہ میرے فیصلے صرف میرے رب کے ہاتھ میں ہیں۔

(اپنے دل میں سوچ لیں کہ کوئی میرے لئے جتنا بھی اہم ہے لیکن اللہ سے بڑھ کر نہیں۔ میں نے اللہ کو راضی رکھنا ہے)

قُلْ أُمِّي شَيْءٌ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ
لَا تُذِرْكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۖ أَتُنَبِّئُكُمْ لَتَشْهَدُنَّ أَنَّ مَعَ اللَّهِ الْهَةَ أُخْرَىٰ ۗ قُلْ لَا أَشْهَدُ قُلْ
إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌُ وَاحِدٌ وَإِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾

ان سے پوچھو کہ سب سے بڑھ کر (قرین انصاف) کس کی شہادت ہے کہہ دو کہ خدا ہی مجھ میں اور تم
میں گواہ ہے اور یہ قرآن مجھ پر اس لیے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جس شخص تک وہ
پہنچ سکے آگاہ کر دوں کیا تم لوگ اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ اور بھی معبود ہیں (اے
محمد ﷺ!) کہہ دو کہ میں تو (ایسی) شہادت نہیں دیتا کہہ دو کہ صرف وہی ایک معبود ہے اور جن کو
تم لوگ شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ﴿١٩﴾

ان آیات پر تدبر کریں۔ سوچیں۔ توحید نکھر جاتی ہے۔ میرا رب تو صرف اللہ ہے۔ سورۃ الکافروں
میں ہے؛

وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ﴿٢٠﴾ وَلَا أَنْتُمْ عِبَادُونَ مَّا أَعْبُدُ ۗ ﴿٢١﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ
دِينِ ﴿٢٢﴾

اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں
﴿٢٠﴾ اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں ﴿٢١﴾ تم
اپنے دین پر میں اپنے دین پر ﴿٢٢﴾

پہلے اللہ کے نبی کو یہ پیغام دیا گیا۔ "اور یہ قرآن مجھ پر اس لیے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم
کو اور جس شخص تک وہ پہنچ سکے آگاہ کر دوں۔۔" اب ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ ہم اللہ کا یہ پیغام

سب تک پہنچادیں کہ۔" کہہ دو کہ صرف وہی ایک معبود ہے۔"۔ میرا رب ہر چیز کا مالک ہے۔ مجھے سب کچھ اسی اللہ نے عطا کیا ہے۔ اس دنیا کی کوئی طاقت مجھے کچھ عطا نہیں کر سکتی۔

اللہ کے نبی کی دعا؛ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے «اللهم لا مانعَ لِمَا أُعْطِيَتْ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ» اے اللہ جسے تو دے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ (صحیح بخاری: 844)

اسی آیت جیسی آیت «مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ» (35-فاطر: 2) ہے یعنی ”اللہ مقتدر اعلیٰ جسے جو رحمت دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے وہ روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔“ اوپر آیت میں خاص اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے بھی یہی فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: اے بیٹے! کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے، میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: اللہ کو یاد رکھو، اللہ تمہیں یاد رکھے گا اللہ کو یاد رکھو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے، اللہ تعالیٰ کو آسانی میں یاد رکھو وہ تم کو مشکل میں یاد رکھے گا، اور جان لو کہ جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے وہ تم سے ٹلنے والی نہیں تھی اور جو مصیبت تم سے ٹل گئی ہے وہ تمہیں پہنچنے والی نہیں تھی اور اللہ نے تمہیں جس چیز کے دینے کا ارادہ نہیں کیا تمام مخلوق بھی جمع ہو کر تمہیں وہ چیز نہیں دے سکتی اور جو چیز اللہ تمہیں دینا چاہے تو سب مل کر اس کو روک نہیں سکتے قیامت تک کی تمام باتیں لکھ کر قلم خشک ہو گیا ہے، جب تم سوال کرو تو اللہ

سے کرو اور جب تم مدد چاہو تو اللہ سے چاہو اور جب تم کسی کا دامن پکڑو تو اللہ کا دامن پکڑو اور شکر کرتے ہوئے اللہ کے لیے عمل کرو اور جان لو کہ ناگوار چیز پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے اور صبر کے ساتھ نصرت ہے اور تکلیف کے ساتھ کشادگی ہے اور مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ حضرت ابو الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے خوشی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہ قدر حاجت رزق دیا اور اس نے اس پر صبر کیا۔ (امام بیہقی)

تم اللہ کو یاد رکھو گے۔ یعنی اللہ کے حکم پر عمل کرو۔ وہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑے گا۔

اگر اس ایک حدیث کو زبانی یاد کر لیا جائے تو مسلمان دوسروں کے آگے جھکنے سے رُک جائیں۔

آج کے سبق کا خلاصہ: اللہ ایک ہے۔ اللہ کی رحمت بے انتہا ہے۔ اللہ کے اطاعت گزار بن جائیں۔ جو مانگنا ہے اسی سے مانگیں۔ جو اللہ نے عطا کیا اُس پر شکر کریں اور جو نہیں دیا اُس پر صبر کریں۔

اللہ سے دُعا ہے کہ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین۔